قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 18/ جنوری 2023ء | 25/ جمادی الثانی 1444 ہجری قمری | 18/ صلح 1402 ہجری شمسی | جلد: 5 | شمارہ: 15

ارشاد باری تعالیٰ

فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ﴿۸﴾ وَ خَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ وَ جُمِعَ الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۱۰﴾
یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ﴿ۚ۱۱﴾

(القیامہ: 8 تا 11)

ترجمہ: تو (جواب دے کہ) جب نظر چندھیا جائے گی۔ اور چاند گہنا جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔ اُس دن انسان کہے گا فرار کی راہ کہاں ہے؟

فرمانِ رسول ﷺ

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل کی نشانیوں کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا:

علم ختم ہو جائے گا، جہالت کا دور دورہ ہو گا، زنا بکثرت پھیل جائے گا، شراب عام پی جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں باقی بچ رہیں گی، جس کی وجہ سے پچاس پچاس عورتوں کا ایک ہی نگران اور سرپرست ہو گا۔

(سنن ابن، ماجہ کتاب الفتن باب اشراط الساعۃ حدیث: 4045)

حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

قیامت اس وقت آئے گی… جب علم چھن جائے گا، زلازل کی کثرت ہو گی، تیز رفتاری کی وجہ سے وقت قریب محسوس ہو گا، بڑے گھمبیر فتنوں کا ظہور ہو گا، قتل و غارت عام ہو گی مال کی فراوانی ہو گی… لوگ بلند تر عمارات بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ حالات اس قدر خراب ہوں گے کہ انسان کسی قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے تمنا کرے گا کہ کاش میں مر کر اس قبر میں دفن ہو چکا ہوتا۔

(بخاری، کتاب الفتن باب خروج النار حدیث: 7121)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

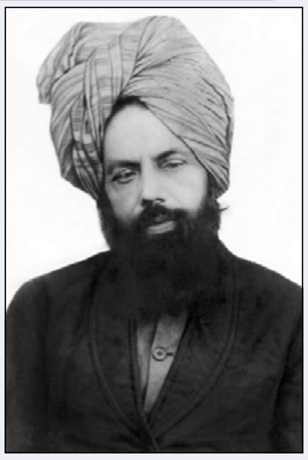

مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟

- اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی، مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا ہے اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 34)

- میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 34)

فرمان خلیفۂ وقت

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایک آواز جو ایک چھوٹی سی بستی سے اٹھی تھی دنیا کے 210 ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے اور یہی آپ کی سچائی کی دلیل بھی ہے۔ دور دراز کے علاقے جہاں تیس چالیس سال پہلے تک بھی احمدیت کے پہنچنے کا تصور نہیں تھا، نہ صرف وہاں پیغام پہنچا ہے بلکہ وہاں ایسے پختہ ایمان والے اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ ایک واقعہ بھی بیان کرتا ہوں۔ بینن افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ وہاں 2012ء میں ایک جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ وہاں کے ایک گاؤں کے ایک احمدی، ان کا نام ابراہیم صاحب ہے۔ انہوں نے احمدیت قبول کی۔ اس سے پہلے یہ مسلمان تھے اور کافی علم رکھنے والے تھے اور احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے اخلاص و وفا میں ترقی کرنی شروع کی۔ اپنے رشتہ داروں کو بھائیوں وغیرہ کو تبلیغ کرنی شروع کی۔ ان کے بھائی نے ان کی تبلیغ سے تنگ آ کر کہ یہ تبلیغ کر کے ہمیں ہمارے دین سے ہٹا رہا ہے، ان سے لڑائی کرنی شروع کر دی لیکن یہ تبلیغ کرتے رہے۔ لوگوں کو احمدیت کا پیغام، حقیقی اسلام کا پیغام پہنچاتے رہے۔ اور اس طرح ان کی کوششوں سے ارد گرد کے تین گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں شامل ہو گئے۔ تو ابراہیم صاحب کے بھائی نے اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کے ان کے قتل کا منصوبہ بنایا کہ یہ تو احمدیت کو پھیلاتا چلا جا رہا ہے اس لئے ایک ہی علاج ہے کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا بڑا بھائی اور اس کا دوست کوئی گڑھا کھود کر اس میں کچھ ڈال رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خواب کے تین دن بعد ہی ان کے بڑے بھائی کا دوست اچانک بیمار ہوا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس پر ان کے بھائی نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ احمدی جو ہے اس نے میرے دوست کو کوئی جادو ٹونہ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد یہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر ایک خواب دیکھی کہ ان کا بھائی ایک درخت کے ساتھ لگ کر خود کو ماپ رہا ہے۔ اس علاقے میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی قبر کھودنے کے لئے ایک درخت کے تنے کی چھال کے ساتھ میّت

بقیہ صفحہ 12 پر

اس شمارہ میں

- یہ اُن سے پوچھو! (منظوم)
- احکام خداوندی
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- آج کیا پکائیں؟ ہر گھر میں بلاناغہ ہونے والا سوال
- لاہور میں ڈبل ڈیکر بس۔ یادیں اور باتیں
- گھانا نیشنل مسلم کانفرنس

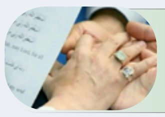

دربارِ خلافت

یہ قوتِ ارادی ایمان کی قوتِ ارادی تھی
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

دوسری طرف ہم قوتِ ارادی کا ایسا انقلاب دیکھتے ہیں کہ بعض غیر مسلم اس پر مشکل سے یقین کرتے ہیں۔ یہ قوتِ ارادی ایمان کی قوتِ ارادی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کی۔ اس کا نظارہ ہمیں اس روایت سے ملتا ہے کہ چند صحابہ ایک مکان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دروازے بند تھے اور یہ سب شراب پی رہے تھے اور اُس وقت ابھی شراب نہ پینے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اور شراب پینے میں کوئی ہچکچاہٹ بھی نہیں تھی۔ جس کا جتنا دل چاہے، پیتا تھا، نشے میں بھی آ جاتے تھے۔ شراب کا ایک مٹکا اس مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے خالی کر دیا اور جو مٹکا ہے وہ بھی کئی گیلن کا ہوتا ہے۔ اور دوسرا شروع کرنے لگے تھے کہ اتنے میں گلی سے آواز آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آج سے مسلمانوں پر شراب حرام کی جاتی ہے۔ اس آواز کا ان لوگوں تک پہنچنا تھا کہ اُن میں سے ایک جو شراب کے نشے میں مزا لے رہا تھا، اُس میں مدہوش تھا، دوسرے کو کہنے لگا کہ اُٹھو اور دروازہ کھول کر اس اعلان کی حقیقت معلوم کرو۔ ان شراب پینے والوں میں سے ایک شخص اُٹھ کر اعلان کی حقیقت معلوم کرنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ ایک دوسرا شخص جو شراب کے نشے میں مخمور تھا اُس نے سوٹا پکڑا اور شراب کے مٹکے پر مار کر اُسے توڑ دیا۔ دوسروں نے جب اُسے یہ کہا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ پہلے پوچھ تو لینے دیتے کہ حکم کا کیا مفہوم ہے اور کن لوگوں کے لئے ہے؟ تو اُس نے کہا پہلے مٹکے توڑو، پھر پوچھو کہ اس حکم کی کیا حقیقت ہے؟ کہنے لگا کہ جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی آواز سن لی تو پہلے تو حکم کی تعمیل ہو گی۔ پھر میں دیکھوں گا کہ اس حکم کی قیود کیا ہیں؟ اُس کی limitations کیا ہیں؟ اور کن حالات میں منع ہے۔ پس یہ وہ عظیم الشان فرق ہے جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دوسروں میں نظر آتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 445-446 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10/ جولائی 1936ء)

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ شرابیوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟ کسی شرابی سے شراب پیتے ہوئے گلاس بھی لے لیں یا اُس کے سامنے سے اُٹھا لیں تو مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ کلبوں اور باروں (Bars) میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ چند دن ہوئے یہاں پر بھی ایک خبر تھی کہ ایک کلب میں یا بار (Bar) میں ایک نشئی شخص نے دوسرے کو مار دیا۔ بلکہ یہ نشئی لوگ خلافِ مرضی باتیں سن کر ہی قتل و غارت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ پس ان شرابیوں کی جو نشے میں دھت ہوتے ہیں، نہ عقلیں سلامت ہوتی ہیں، نہ سمجھ سلامت ہوتی ہے، نہ زبان پر قابو رہتا ہے اور نہ ماں باپ کی پرواہ ہوتی ہے۔ اُن کے ہاتھ پاؤں بھی غیر ارادی طور پر حرکت کرتے ہیں۔ نشے میں نہ اُنہیں قانون کی پرواہ ہوتی ہے، نہ سزا کا ڈر ہوتا ہے۔ لیکن صحابہ کی قوتِ ارادی نشے پر غالب آ گئی۔ باوجود اس کے کہ وہ نشے میں مخمور تھے۔ ایک مٹکا اُس وقت پی بھی چکے تھے۔ دوسرا مٹکا وہ پینے والے تھے۔ ایسے وقت میں اُن کے کانوں میں یہ آواز پڑتی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ شراب مسلمانوں پر حرام کر دی گئی ہے تو اُن کا نشہ فوراً ختم ہو جاتا ہے۔ وہ پہلے شراب کا مٹکا توڑتے ہیں اور پھر اعلان کرنے والے سے وضاحت پوچھتے ہیں کہ اس اعلان کا کیا مطلب ہے؟

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 446-447 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10/ جولائی 1936ء)

اور یہ ایک گھر کا معاملہ نہیں ہے، چند لوگوں کا معاملہ نہیں۔ بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں روایت میں آتا ہے کہ ایسے کئی گھر مدینے میں تھے جن میں شراب کی محفلیں جمی ہوئی تھیں۔ اس اعلان کے ساتھ ہی اس تیزی سے شراب کے مٹکے ٹوٹے کہ مدینے کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہنے لگی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 448 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10/ جولائی 1936ء)

(خطبہ جمعہ 17/ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

یہ اُن سے پوچھو!

وہ گر مسلماں ہیں، دُور اتنے ہیں کیوں خدا سے، یہ اُن سے پوچھو
وہ پا کے پانی کا صاف چشمہ بھی کیوں ہیں، پیاسے یہ اُن سے پوچھو

جو دعویٰ کرتے ہیں اپنے پُرکھوں سے ہم نے ایماں، یقین پایا
تو جھوٹ، دھوکہ ہیں پائے ورثے میں کیوں اثاثے، یہ اُن سے پوچھو

ہے ساقی آیا تو میکدے کے تمام در اس نے کھول ڈالے
کسی کے آنے کے جھوٹے دل کو یہ دیں دلاسے یہ اُن سے پوچھو!

وہ آ کے تقسیم کر رہا ہے ہر اک طرف مائدہ کی نعمت
اگر وہ بھوکے ہیں، کیوں نہیں ڈر انہیں فنا سے یہ ان سے پوچھو

غرور ان کو ہے اپنی طاقت پہ ہے وطن پر ہمارا قبضہ
ہوئے جو ننگے جہاں میں، مرتے نہیں حیا سے، یہ ان سے پوچھو

ہیں کون سا کام جس پہ منسوب خود کو کرتے ہو اُس نبیؐ سے
لبادہ اوڑھا ہے کیوں مسلماں کا یوں دغا سے، یہ ان سے پوچھو

ہے عمر گزری انہیں بتاتے کہ دَور بدلا ہے تم بھی بدلو
ملی ہے ذلّت ہمیشہ جھوٹوں سے جو وفا سے، یہ ان سے پوچھو

طریقے، طارق بدل رہے ہیں جہان والے ہر ایک لمحے
کہیں ہیں پائے نئے براہیں زمیں سما سے، یہ ان سے پوچھو

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 68

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

دوست بنانا

’’اصل حقیقت دوستی اور مودّت کی خیر خواہی اور ہمدردی ہے سو مومن نصاریٰ اور یہود اور ہنود سے دوستی اور ہمدردی اور خیرخواہی کرسکتا ہے۔ احسان کرسکتا ہے مگر ان سے محبت نہیں کرسکتا یہ ایک باریک فرق ہے اس کو خوب یاد رکھو۔‘‘

’’ہر ایک شخص جو صالح نہیں اُس سے محبت مت کرو۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ ہی کو دوست بنایا کرو

اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۚ فَاللّٰہُ ہُوَ الۡوَلِیُّ وَہُوَ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی

(الشوریٰ:10)

کیا اُنہوں نے اس کے سوا دوست پکڑ رکھے ہیں؟ پس اللہ ہی ہے جو بہترین دوست ہے اور وہی ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔

شیطان دشمن ہے اسے دشمن ہی بنائے رکھو

اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡہُ عَدُوًّا

(فاطر:7)

یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے۔ پس اسے دشمن ہی بنائے رکھو۔

اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست نہ بنانا

وَمَنۡ یَّتَّخِذِ الشَّیۡطٰنَ وَلِیًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا مُّبِیۡنًا

(النساء:120)

اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا تو یقیناً اس نے کھلا کھلا نقصان اٹھایا۔

اپنے اور اللہ کے دشمن کو دوست نہ بناؤ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّیۡ وَعَدُوَّکُمۡ اَوۡلِیَآءَ تُلۡقُوۡنَ اِلَیۡہِمۡ بِالۡمَوَدَّۃِ وَقَدۡ کَفَرُوۡا بِمَا جَآءَکُمۡ مِّنَ الۡحَقِّ

(الممتحنۃ:2)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو کبھی دوست نہ بناؤ۔ تم ان کی طرف محبت کے پیغام بھیجتے ہو جبکہ وہ حق کا، جو تمہارے پاس آیا، انکار کر چکے ہیں۔

خدا سے ناراض قوم سے دوستی نہ لگانا

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَوَلَّوۡا قَوۡمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ

(الممتحنۃ:14)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ایسی قوم کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ غضبناک ہوا۔

مومن کافروں کو دوست نہ بنائیں

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

(النساء:145)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑا کرو۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَۃً مِّنۡ دُوۡنِکُمۡ لَا یَاۡلُوۡنَکُمۡ خَبَالًا

(اٰل عمران:119)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے لوگوں کو چھوڑ کر دوسروں کو جگری دوست نہ بناؤ۔ وہ تم سے برائی کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔

یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَہُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ ۘؔ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَلَّہُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاِنَّہٗ مِنۡہُمۡ

(المائدۃ:52)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ پکڑو۔ وہ (آپس ہی میں) ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جو اُن سے دوستی کرے گا وہ اُنہیں کا ہو رہے گا۔

کافر آباء واجداد کو دوست نہ بناؤ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَکُمۡ وَاِخۡوَانَکُمۡ اَوۡلِیَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡکُفۡرَ عَلَی الۡاِیۡمَانِ

(التوبہ:23)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اپنے آباء کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ پکڑو اگر انہوں نے ایمان کی بجائے کفر پسند کر لیا ہو۔

دینی اختلاف کی وجہ سے جنگ کرنے والوں سے دوستی کی ممانعت

اِنَّمَا یَنۡہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قٰتَلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَاَخۡرَجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ وَظٰہَرُوۡا عَلٰۤی اِخۡرَاجِکُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡہُمۡ ۚ وَمَنۡ یَّتَوَلَّہُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ

(الممتحنۃ:10)

اللہ تمہیں محض اُن لوگوں کے بارہ میں منع کرتا ہے جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے لڑائی کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہیں نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی کہ تم انہیں دوست بناؤ۔ اور جو اُنہیں دوست بنائے گا تو یہی ہیں وہ جو ظالم ہیں۔

(700احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 491-495)

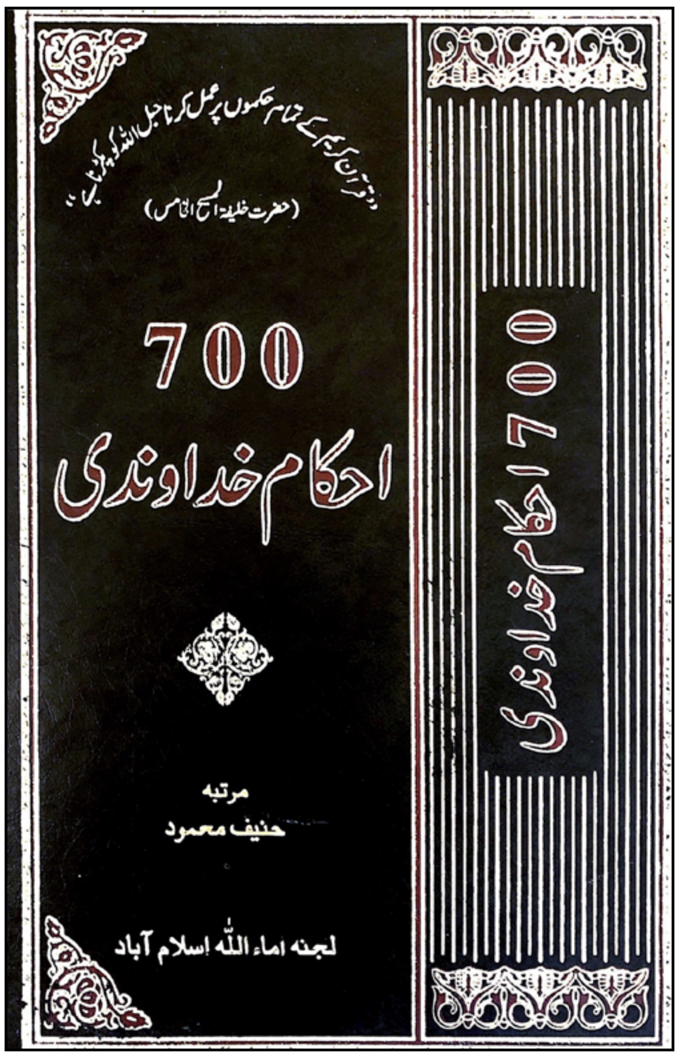

بقیہ: آج کیا پکائیں؟...... از صفحہ 6

سالن بھی وہ گھر تیار نہیں کرتے بازار سے ہی منگوا لیتے ہیں۔ وہاں لوبیا کی پھلیاں بڑی کثرت سے ہوتی ہیں صبح کے وقت مکّہ میں چلے جاؤ، قاہرہ میں چلے جاؤ بازاروں میں لوبیا کی دیگیں تیار ہوں گی اور ہر شخص اپنا برتن لے جائے گا اور تندور کی روٹیاں اور لوبیا کی پھلیاں لے آئے گا۔ غریب اسے یونہی کھا لیتے ہیں اور امیر آدمی گھی کا تڑکہ لگا لیتے ہیں۔ اِسی طرح دوپہر کے وقت روٹی بازار سے آتی ہے اور سالن کے طور پر وہ کوئی بھی سستی سی چیز لے لیتے ہیں اور گزارہ کر لیتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں یہ حالت ہے کہ لوگ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم وہ ماما رکھنا چاہتے ہیں جو ایک سیر آٹے میں 80 پھلکے پکا سکتی ہو۔ بازار والوں نے اپنے کام کو اِس طرح ہلکا کرلیا کہ سیر آٹے میں چھ روٹیاں تیار کر لیں اور انگریزوں نے سیر میں چار اور بعض دفعہ دو اور انہوں نے اپنے کام کو اس طرح بوجھل بنالیا کہ 80،80 پھلکے بنانے لگے۔ یہ سب شغل بے کاری ہیں۔ جن کو دُور کرنا پڑے گا اور جن کو دُور کر کے ہم اپنا وقت بچا سکتے ہیں۔ آخر علم کے استعمال کے لئے تمہارے پاس وقت چاہئے۔ اگر تم نے اپنے آپ کو ایسا بنالیا کہ تمہارے پاس کچھ بھی وقت نہ بچا تو تم نے کرنا کیا ہے۔

(انوار العلوم جلد 22 صفحہ 351-352)

سو اپنی زندگی کو آسان بنائیں اور اسراف سے بھی بچیں اور وقت کے ضیاع سے بھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ گھر اور بچوں سے بالکل لاتعلق بھی نہ ہوا جائے متوازن رویے اور متوازن کھانے دونوں ایک کامیاب اور صحت مند زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے۔ سو اللہ تعالیٰ ہمیں ایک کامیاب زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اَللّٰھُمَّ آمین

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 75

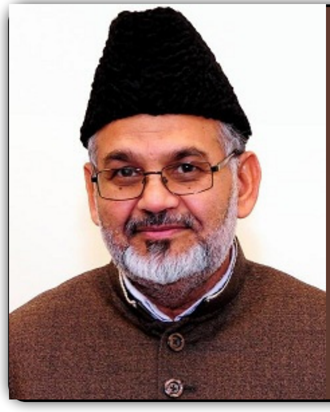

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 9؍ ستمبر 2011ء میں صفحہ 3 پر ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ خبر کے ساتھ 5 تصاویر بھی ہیں۔ خبر کا عنوان ہے ’’سادگی سے بچت ہوتی ہے جو ضرورت مندوں کے کام آسکتی ہے‘‘ ’’افریقہ اس وقت قحط سالی کا شکار ہے اس کی مدد کریں‘‘، امام شمشاد ناصر

کیلی فورنیا۔ مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد احمد ناصر نے کہا ہے کہ آج کل شیطانی حملے انٹرنیٹ کے ذریعے ہو رہے ہیں جو گھروں کی بربادی کا سبب بن رہے ہیں اور بن سکتے ہیں۔ وہ گزشتہ ہفتے نماز عید کے بعد خطبہ دے رہے تھے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان آنے پر شیطان جکڑ دیا جاتا ہے اور اب رمضان ختم ہوچکا ہے لیکن شیطان کو جکڑا ہی رہنا چاہئے۔ امام شمشاد نے کہا کہ بعض اوقات لوگ نمازیں پڑھتے ہیں، جمعہ بھی پڑھتے ہیں مگر کاروبار میں دوسرے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں یہ سب شیطان کے کام ہیں اگر تم شیطان کی بات مان لوگے تو سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤ گے۔ انہوں نے والدین کو کہا کہ وہ اپنی اولاد کا تعلق بچپن ہی سے خدا کے ساتھ جوڑیں اور سات سال کی عمر تک نماز سکھائیں تا جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچیں تو خود ہی شوق سے نماز ادا کریں۔

انہوں نے کہا کہ میاں بیوی کے تعلقات میں بھی دوستانہ رنگ ہونا چاہئے اور اگر کبھی کچھ اونچ نیچ آجائے تو برداشت کی عادت ڈالنی چاہئے اور سادگی کو شعار بنائیں اور بچت سے ضرورت مندوں کی مدد کریں۔ امام شمشاد نے اس ضمن میں دہشت گردی سے متاثر ہونے والے اور سیلاب متاثرین کا ذکر کیا۔ عید کے اجتماع میں 800 سے زائد احمدی شامل ہوئے۔

ایک تصویر میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے۔ ایک تصویر میں احباب خطبہ سن رہے ہیں۔ ایک تصویر میں احباب عید کے بعد کھانا لے رہے ہیں۔ اور دو گروپ فوٹوز ہیں۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 9 تا 15؍ ستمبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’امریکہ پر 9/11 کے اثرات‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ دراصل وہی مضمون ہے جو پہلے اوپر گزر چکا ہے۔ صرف عنوان بدل گیا ہے۔ اور ایڈیٹر صاحبان ایسا کرتے ہیں۔ نفس مضمون وہی ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 9؍ ستمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’امریکہ پر 9/11 کے اثرات‘‘ خاکسار کی تصویر اور ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے سانحہ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کا بھی نفس مضمون وہی ہے جس کا پہلے ذکر ہوچکا ہے۔

ڈی سن نے اپنی اشاعت 11؍ ستمبر 2011ء میں A7 پر اس عنوان سے لکھا ’’An Imam's message‘‘۔ ’’امام کا پیغام‘‘۔ اخبار لکھتا ہے کہ امام شمشاد 9/11 کے سانحہ کے روز واشنگٹن ڈی سی میں تھے جب یہ ہولناک حادثہ پیش آیا۔ اب جب کہ اس پر ایک مدت گزر چکی ہے۔ ابھی بھی بہت سارے امریکنوں کے ذہن پر نقش ہے۔

امام شمشاد اس وقت یہاں پر ہفتہ وار ایک ریڈیو پروگرام چلا رہے ہیں جس میں وہ اپنے فرقہ احمدیت کی تعلیمات کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کے سوالوں کے جواب بھی دیتے ہیں۔ ان کا فرقہ احمدیہ اس وقت 200 سے زائد ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔ ان کی تعلیمات میں سے ایک تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد ہندوستانی (علیہ السلام) اس وقت کے مسیح ہیں اور خدا کی طرف سے ہیں۔

امام شمشاد عام طور پر ’’برداشت‘‘ کے موضوع پر اور پیار اور اخوت کے موضوع پر تقریر اور تعلیمات بیان کرتے ہیں لیکن اسی وقت کچھ عرصے سے وہ 9/11 کے حادثہ پر بات چیت کر رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ’’اسلام معصوم لوگوں کی جان لینے کے لئے نہیں آیا بلکہ ان کو زندگی بخشنے کے لئے آیا ہے‘‘۔ انہوں نے کہا یہی ہمارا پیغام ہے۔ ہمیں کوئی بھی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس سے اس پیغام انسانیت کو نقصان پہنچے۔ انہوں نے کہا ہمارے پیغام میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم امریکن لوگوں کے اسلام کے بارے میں خدشات کا ازالہ کرسکتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ ہم اپنے پیغام کی اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ 2010ء میں ہم نے بڑے بڑے پوسٹر بنا کر شہر کی بسوں پر لگائے تھے جن میں یہی پیغام تھا کہ ’’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ ’’مسلم فار پیس‘‘ اور ’’مسلم فار لائف‘‘۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 14؍ ستمبر 2011ء میں صفحہ 20 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ دراصل حضور انور کے ایک سابقہ خطبہ جمعہ کا دوسرا حصہ ہے۔ جو حضور انور نے رمضان المبارک میں ارشاد فرمایا۔

سب سے اول اخبار نے قرآن کریم کا یہ ارشاد نقل کیا۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيۡ عَنِّيۡ فَاِنِّيۡ قَرِيۡبٌ اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آیت مبارکہ سے متعلق تفسیر بیان فرمائی حضور انور نے قرآن کریم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آیت قرآنی شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِيۡۤ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ بھی تلاوت فرمائی۔

حضور نے فرمایا: آج شمال میں جنوب میں، مغرب و مشرق میں ہر جگہ، ہر ملک میں فساد نظر آتا ہے۔ کہیں بھی امن نہیں ہے۔ جس کی اصل وجہ خدا تعالیٰ سے دوری ہے۔ جب انسان حقیقی طور پر ’’عِبَادِيۡ‘‘ بن جائیں گے۔ خدا کے حکموں پر عمل کریں گے۔ اور مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی اور اس کے حقوق ادا کریں گے تب امن قائم ہوسکتا ہے۔ قبولیت دعا کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کی پہلی اور اولین شرط تقویٰ ہے۔ اور یہ بھی بغیر کثرت دعا کے ممکن نہیں۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ خشیت الٰہی بھی بے حد ضروری ہے۔ اور انسان کو چاہئے کہ اس کے دل میں خوف خدا کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ ہر حال میں دیکھ رہا ہے۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہونا چاہئے۔ دعا کے لئے بس اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ انسان کی زبان پر دعائیہ کلمات ہوں بلکہ دعائیہ کلمات اس طور پر ہوں کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے ایک رقت ہو اور محبت ہو۔ اور پھر یقیناً وہ دعا جو اضطراب، تواضع اور انکساری کے ساتھ کی جائے گی خدا تعالیٰ کے حضور استجابت دعا ہوگی۔ پھر ایک اور بات جو ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں خلق خدا کی ہمدردی بھی رکھے۔ جب انسان رو رو کر خدا کے حضور خلق خدا کے لئے بھلائی چاہے گا تو وہ دعا بھی قبولیت کا درجہ پائے گی۔ حضور انور نے اس خطبہ میں مزید یہ ارشاد فرمایا کہ قبولیت دعا کے لئے ایک اور شرط یہ ہے کہ انسان ہر قدم پر خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور مخلوق خدا کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہمہ تن تیار رہے۔

پھر یہ بھی ہے کہ انسان جب صحیح سالم ہو یعنی تندرست ہو۔ اسے کوئی فکر دامن گیر نہ ہو تو وہ اس وقت بھی دعا کرے۔ یہ نہیں کہ جب مصیبت پڑ جائے تو پھر خدا خدا کرنا شروع کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرے اور برائیوں سے اپنے آپ کو دور رکھے، عاجزی و انکساری کے ساتھ خدا کے حضور جھکے، خشیت اللہ اور خدا کا خوف اس کے دل میں ہو، وہ تمام محرمات سے بچے تو قبولیت دعا کا دروازہ ایسے انسان کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اور یہ ساری نیکیاں جو اس وقت رمضان کے بابرکت مہینہ میں کی جارہی ہیں ان کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھنا چاہئے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 16؍ ستمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی و خدمت خلق‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے بتایا کہ حال ہی میں امریکہ میں 9/11 کی برسی منائی گئی ہے۔ اس دن 3 ہزار جانیں ضائع ہوئیں۔ جنہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ دعائیں کی گئیں اور خدمت انسانیت کے جذبے کو بھی سراہا گیا۔ اس دوران جماعت نے سارے امریکہ میں Muslim For Life کے فلائرز تقسیم کئے۔ ایڈریس کے ساتھ رابطہ کر کے ہزاروں یونٹ خون کے عطیات اکٹھے کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ آمین

خاکسار نے لکھا کہ اس وقت وطن عزیز (پاکستان) بارشوں اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے بھی دوچار ہے۔ TV پر خبریں دیکھی نہیں جاسکتیں کہ کس طرح لوگ بے گھر اور آسمان کے نیچے بسیرا کر رہے ہیں جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ نہ جانوروں کے کھانے کو کچھ ہے اور نہ ہی انسانوں کے کھانے کے لئے۔ اور مہلک بیماریاں بھی پھیل رہی ہیں۔ انسانیت کو پاکستان میں کسی بھی رخ تسکین نہیں ہے۔ ایسے میں ضرورت ہے کہ خدمت خلق اور نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کا سبق دیا جائے۔ خاکسار نے کچھ قرآنی آیات لکھیں جن میں انسانیت اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم ہے۔ مثلاً سورۃ النساء آیت 37۔ پھر کچھ

احادیث کا بھی تذکرہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ پھر ایک اور جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان کی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی تکالیف اور بے چینی کو دور کرے گا۔ اور جس شخص نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخر میں اس کے لئے آسانیاں مہیا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم فرمائے گا تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔‘‘

خاکسار نے اس کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے کچھ اقتباسات پیش کیے۔حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔‘‘ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرتے رہو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو نہ تیزی کرو نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔‘‘

یہ نصائح پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ہیں کہ وہاں پر انسانیت کا احترام ختم ہے۔ انسانی جانوں کا ضیاع جانوروں کی طرح کیا جارہا ہے۔ درندگی بڑھ گئی ہے۔مخلوق خدا کی ہمدردی ختم ہوگئی ہے۔ تکبر نے جڑ پکڑ لی ہے جس کی وجہ سے وطن عزیز آفتوں میں گھرا ہوا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 16 تا 22/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 42 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی و خدمت خلق‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

الاخبار نے (انگریزی سیکشن میں) اپنی اشاعت 21/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 21 پر ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے:

Holy Quran in 50+ Languages Display at L.A County Fair.

یعنی ’’قرآن کریم کی 50 سے زائد زبانوں میں لاس اینجلس کونٹی کے میلہ میں نمائش‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی لاس اینجلس کی شاخ نے کونٹی فیئر میں 50 سے زائد قرآن مجید کے تراجم کی نمائش کی۔ اس وقت جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کی ستر 70 سے زائد معروف زبانوں میں تراجم قرآن کی سعادت پائی ہے۔ یہ تراجم آن لائن بھی میسر ہیں۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن کی 21/ ستمبر 2011ء کی اشاعت میں صفحہ 21 پر 2 تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار خطبہ عیدالفطر دے رہا ہے۔ جب کہ دوسری تصویر میں احباب کا گروپ فوٹو ہے۔

اخبار لکھتا ہے 29/ اگست رمضان کا آخری دن (روزہ) تھا۔ جو کہ یکم اگست کو شروع ہوا تھا۔ اخبار نے رمضان المبارک کی تفصیل بیان کی ہے کہ مسلمان روزے صبح سے شام تک رکھتے ہیں اور اس دوران کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں۔ رمضان اسلام کے 5 ارکان میں سے ایک ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ البقرۃ کے حوالہ سے رمضان کی فرضیت اور مسائل کا ذکر بھی کیا ہے۔عید الفطر 30 اگست کو مسجد بیت الحمید میں منائی گئی۔ امام مسجد بیت الحمید سید شمشاد احمد ناصر نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔ اس موقعہ پر 600 سے زائد حاضرین تھے۔ امام نے رمضان کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ امام نے آئندہ ہونے والے چند پروگراموں کے بارے میں بھی بتایا مثلاً خون کے عطیات لینے کے بارے میں اور 9/11 کا ذکر کیا جس میں 3 ہزار سے زائد جانیں تلف ہوئیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 21/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 9 پر عربی سیکشن میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس خطبہ کا عنوان اخبار نے ’’سچائی کا خُلق‘‘ باندھا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ دین اسلام سچائی ہے۔ اور سچائی کے خلق کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔ دنیا اپنے مطالب کے حصول کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتی ہے لیکن اسلام کسی پہلو سے بھی جھوٹ کو اپنانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ بلکہ جھوٹ ایک شرک کی قسم ہی ہے۔بعض اوقات انسان اپنے انفرادی حقوق کے لئے اور بعض اوقات ممالک اجتماعی طور پر جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں جو کسی بھی رنگ میں درست اور ٹھیک نہیں ہے۔ اور بعض اوقات جھوٹ پر اتنی ملمع سازی کی جاتی ہے کہ اسے سچ کرکے دکھایا جاتا ہے۔ یہی جھوٹ ہے جو گھروں کو اجاڑنے کا بھی باعث بن رہا ہے (عائلی زندگی کے مسائل کے بارے میں)۔ اس کے علاوہ آج کل سیاست میں تو جھوٹ بولا جاتا ہے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سیاست میں جب تک جھوٹ نہ بولا جائے وہ چل نہیں سکتی۔ یا بعض دنیاوی لوگ کہتے ہیں کہ اگر کاروبار میں جھوٹ کا سہارا نہ لیا جائے تو کاروبار چل نہیں سکتا۔ یہ سب کچھ غلط ہے تقویٰ کی راہ سے دوری ہے اور خدا سے دوری ہے۔

اسلام کے نقطہ نگاہ سے جھوٹ بولنا، جھوٹ کا سہارا لینا بھی شرک ہے۔ حالانکہ تمام برائیوں کی جڑ اور تمام گناہوں کی اساس جھوٹ ہی ہے۔ یہ تو دنیاوی لیڈروں اور حکومتوں کی باتیں ہیں۔ اگر ہم دینی امور دیکھیں تو حال دین متین بھی جھوٹ کے ذریعہ سچائی کو پھیلانا چاہتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ آپ نے ہر قدم پر صدق وسچائی کو اعلیٰ معیار کو اپنایا جس کی وجہ سے آپ صادق اور امین کے لقب سے مشہور ہوئے۔حضور انور نے اس ضمن میں وہ واقعہ بھی بیان فرمایا کہ جب آپ کو یہ حکم ہوا کہ وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ تو آپ نے اپنے تمام رشتہ داروں اور رؤساء مکہ کو دعوت تبلیغ دی۔ اور انہیں فرمایا کہ اگر میں یہ کہوں کہ مکہ کے اس طرف ایک بہت بڑا لشکر ہے جو آپ پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا آپ اس بات کو مان لوگے؟ انہوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ کیوں کہ ہم نے آپ سے کبھی بھی سچائی اور صدق کے اور کچھ نہیں سنا اور نہ دیکھا۔ مگر وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کے آنے کا مقصد ہی سچائی اور صدق کو قائم کرنا ہے۔ اور انبیاء کی اپنی زندگی، نبوت سے قبل، اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے سچا نبی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دلیل کفار کے سامنے پیش کی تھی جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا: فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ (یونس:17) پس میں اس (رسالت) سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں، تو کیا تم عقل نہیں کرتے۔

حضور انور نے آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صدق اور سچائی کو اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ہفت روزہ یو۔کے ٹائمز نے اپنی اشاعت 22/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 15 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’آپ کی صرف ایک مسکراہٹ دل جیت سکتی ہے‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ: ’’کافی عرصہ پہلے کی بات ہے امریکہ کے ایک اخبار نے اپنے ریڈرز سے سوال کیا تھا کہ ان کے نزدیک خوبصورتی کی سب سے بڑی علامت کیا ہے؟ اس کے جواب میں 93 فیصد لوگوں نے لکھا ’’ایک دلکش مسکراہٹ‘‘۔

(نوائے وقت میگزین 14/ اگست 1989ء صفحہ 21)

یہ ملک جو دنیا میں اپنی حکمرانی منوانے کا اختیار رکھتا ہے جسے دنیا کی ہر قسم کی نعمت میسر ہے لیکن یہ بھی ایک دلکش مسکراہٹ کو ترستا ہے کیوں کہ ایک دلکش مسکراہٹ صرف اس قوم کے دل کی آواز نہیں ہے بلکہ یہ عالمی معیار ہے۔ ہر شخص دنیا میں یہ چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ پیار و محبت کا معاملہ ہو۔ خندہ پیشانی سے اس کا استقبال کیا جائے۔

اسلام کے لفظ میں یہ سب کچھ پیار، محبت، خندہ پیشانی سے ملنا، مسکرا کر ملنا شامل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نصیحت فرمائی: کسی معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اگرچہ اپنے بھائی کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنے کی ہی کیوں نہ ہو۔

ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کی اپنے اموال سے مدد نہیں کرسکتے تو کم از کم بشاشت اور حسن خلق کے ساتھ ان سے ملو تاکہ کچھ تو ان کی دلداری ہو۔ پس آپ کا کسی کو مسکرا کر ملنا کسی دکھی دل کے لئے آبِ بقاء سے کم نہ ہوگا۔ خاکسار نے اس ضمن میں مزید لکھا کہ رسالہ لاہور اپنی 11/ اکتوبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ سائنس دانوں نے معلوم کیا ہے کہ مسکرانا، تیوری چڑھانے سے زیادہ مفید ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مسکراتے وقت چہرے کے 17 ریشے یا اعصابی تار حرکت کرتے ہیں جب کہ تیوری چڑھاتے وقت یا گھورتے وقت 43 ریشے حصہ لیتے ہیں اور دو لاکھ تیوریاں چڑھانے سے چہرے پر نشان پڑجاتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی شگفتہ مزاج اور بہت مسکرانے والے تھے۔ اس ضمن میں اور بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ طبقہ غرباء کا تو آپ بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کی ہر قسم کی دلداری فرماتے تھے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 23/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’آپ کی صرف ایک مسکراہٹ دل جیت سکتی ہے‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالے سے گزر چکا ہے۔

صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا

حدیقۃ النساء

آج کیا پکائیں؟ ہر گھر میں بلاناغہ ہونے والا سوال

حدیقۃ النساء کیونکہ خواتین سے متعلق ہے اور خواتین کا اس سوال سے روز کا واسطہ ہے تو سوچا کہ آج اس پر بات کی جائے۔ جس طرح کوئی بھی مشین تیل یا اس سے متعلقہ ایندھن کے بغیر اپنی کارکردگی دکھانے سے قاصر ہوتی ہے بالکل اسی طرح انسانی جسم کو بھی بطور ایندھن متناسب اور متوازن غذا کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی کمی سے انسانی جسم مختلف عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کھانا ہر گھر میں تقریباً دن میں تین بار کھایا جاتا ہے۔ بعض گھروں میں خصوصاً جہاں بزرگ اور چھوٹے بچے ہوں وہاں شام کے وقت بھی چائے اور اسنیکس بنانے کا عام رواج ہوتا ہے۔ لیکن ہر روز ایک ہی کام کو دن میں تین بار تسلسل سے کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا اس کام کے لیے ایسے لوازمات کو ڈھونڈنا مشکل ہے جن کو گھر کے سب افراد شوق سے کھا بھی لیں جو کم وقت میں تیار ہونے والے بھی ہوں اور بجٹ فرینڈلی بھی ہو۔ لجنہ اماء اللہ پر گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ جماعتی امور کی احسن رنگ میں ادائیگی نیز وقف نو، اطفال اور ناصرات کے بچوں کی ذمہ داریاں الگ سے ہوتی ہیں۔

ایسے میں ہر وقت کچن میں کھڑا نہیں ہوا جا سکتا بلکہ کچھ ایسے آسان حل سوچنے چاہیے جس سے کم وقت میں کچن کا کام ہو جائے اور باقی کا وقت خدمت دین کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

یورپ کے مدبرین نے مل کر اس کا حل نکالا ہے اور اس وجہ سے اُن کی عورتوں کو بہت ساوقت بچ جاتا ہے مثلاً یورپ نے ایک قسم کی روٹی ایجاد کر لی ہے جسے ہمارے ہاں ڈبل روٹی کہتے ہیں۔ یہ روٹی عورتیں گھر میں نہیں پکاتیں بلکہ بازار سے آتی ہے اور مرد عورتیں اور بچے سب اسے استعمال کرتے ہیں۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ بادشاہ کے ہاں کیا دستور ہے کہ آیا اُس کی روٹی بازار سے آتی ہے یا نہیں لیکن یورپ میں ایک لاکھ میں سے ننانوے ہزار نوسو ننانوے یقیناً بازار کی روٹی ہی کھاتے ہیں اور اِس طرح وہ اپنا بہت سا وقت بچا لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اِس قسم کے کھانا پکانے کے برتن (Cooker) نکالے ہوئے ہیں جن سے بہت کم وقت میں سبزی اور گوشت وغیرہ تیار ہو جاتا ہے۔۔۔ پھر سرد ملک ہونے کی وجہ سے ایک وقت کا کھانا کئی کئی وقت چلا جاتا ہے اور پھر کھانے انہوں نے اس قسم کے ایجاد کر لئے ہیں جن کا ذخیرہ کیا جا سکتا ہے مثلاً کولڈمیٹ (Cold meat) ہے۔ روٹی بازار سے منگوالی اور کولڈ میٹ کے ٹکڑے کاٹ کر اس سے روٹی کھالی لیکن ہمارے ہاں ہر وقت چولہا جلتا رہتا ہے۔ جب تم کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتی ہو تو تمہیں یہ بھی سوچنا پڑے گا کہ تم اپنی زندگی کس طرح گزارو گی۔ اگر چولہے کا کام تمہارے ساتھ رہا تو پھر پڑھائی بالکل بے کار چلی جائے گی۔ تمہیں غور کر کے اپنے ملک میں ایسے تغیرات پیدا کرنے پڑیں گے کہ چولہے جھونکنے کا شغل بہت کم ہو جائے۔

(انوار العلوم جلد 22 صفحہ 346-347)

ایسے میں چند آسان تراکیب، کچھ گھریلو ٹوٹکے جن سے روزمرہ زندگی میں آسانی پیدا ہو سکے۔

یہ سب ایمرجنسی میں تیار کی جانے والی چیزیں ہیں بطور پلان بی کے۔

عموماً گھروں میں ہر ہفتے گروسری کی شاپنگ کے لیے جایا جاتا ہے۔ تو اس سے پہلے یہ سوچ لیں کہ اگلے ایک ہفتے میں کیا کیا پکایا جا سکتا ہے۔ اس حساب سے پھر وہی چیزیں خریدی جائیں تا کہ کوئی اضافی چیز نہ جیب پر بوجھ بنے اور نہ فریج پر۔ فارغ اوقات میں پیاز، ٹماٹر، لہسن، ادرک کا بنیادی مصالحہ جو بہت سے سالنوں میں استعمال ہوتا ہے وہ بنا کر رکھا جا سکتا ہے۔

چھٹی والے دن بچوں سے کہہ کر لہسن چھیلوایا جا سکتا ہے۔ بچے شوق شوق میں چھیل دیتے ہیں پھر اسے پیس کر محفوظ کر لیں۔ نوڈلز یا دیگر چائنیز ڈشز کے لیے سبزیاں بھی چھٹی والے دن کاٹ کر فریز کر لی جائیں۔ آج کل ایئر فرائر ایک فائدہ مند چیز ہے اگر آپ نے کسی ضروری کام سے باہر جانا ہے اور گھر پر کچھ پکا ہوا نہیں ہے اس میں چکن، مچھلی، پیزا، کباب کچھ بھی بنانے کے لیے رکھ جائیں تو وہ اپنے وقت پر تیار ہو کر خود ہی بند ہو جائے گا اور گھر آنے پر کھانا آپ کو تیار ملے گے۔ اسی طرح صبح بچوں کو اسکول بھیجنے کے وقت بھی اس کا بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اگر آپ ایک رات قبل کچھ بنا نہیں سکیں تو بازار کے ریڈی میڈ نگٹس، چپس، ہیش براون وغیرہ اس میں پندرہ منٹ میں بن جاتے ہیں۔ جتنی دیر میں بچے اسکول جانے کے لیے تیار ہوتے ہیں اتنی دیر میں لنچ بھی تیار ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کام کی وجہ سے دیر ہو جائے اور بچوں اور میاں کے گھر آنے کا وقت ہو گیا ہو تو بھی اس طرح کی کوئی جھٹ پٹ ریسیپی تیار کی جا سکتی تھی۔ قیمے میں سارے مصالحے ڈال کر کباب کی شیپ دے کر ایئر فرائر میں پندرہ منٹ میں کباب زیرو آئل میں پک کر تیار ہو جاتے ہیں۔

حلیم کی طرح کی ایک ڈش منٹوں میں تیار ہو جاتی ہے۔ دالوں اور گندم کی بجائے اوٹس کو استعمال کر کے اور کوئی بھی بچا ہوا چکن قیمہ کا استعمال کر کے اسے بنا کر حلیم کی طرح ہی بھگار لگا لیں اور اسی طرح پیش کر دیں۔ بالکل حلیم جیسا مزہ اور منٹوں میں۔ کوکر میں دو سے تین منٹ میں چاول ابالے جا سکتے ہیں اور مصالحہ بھون کر بھی پانی اور چاول ڈال کر ایک کپ اضافی پانی کا ڈال کر دو سے ڈھائی منٹ تک سیٹی بجنے تک زبردست چاول تیار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بون لیس چکن کو نمک مرچیں یا تندوری مصالحہ لگا کر ایئر فرائر میں یا اوون میں گرل کر لیں اور بازار سے جو بنی بنائی ٹورٹیلاز روٹیاں ملتی ہیں ان میں اپنی مرضی کی سوس اور سبزیاں اور چکن ڈال کر رول بنا لیں۔ یہ آپ بچوں کو لنچ میں بھی دے سکتی ہیں اور گھر میں کسی ایک وقت کا آسان کھانا تیار ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کالے اور سفید چنے ابال کر ان کے چھوٹے پیکٹ بنا کر رکھے جا سکتے ہیں۔ بوقت ضرورت ان کی چاٹ، سلاد، پلاؤ، سالن کچھ بھی بنایا جا سکتا ہے۔

بریانی کا نام سنتے ہی گھر کے وہ بچے جو کھانے سے بچنے کے بہانے تراشتے ہیں وہ بھی کھانے کی میز پر آ جاتے ہیں تو اس کے لیے کوئی بھی

گوشت قیمے کے بچے ہوئے سالن کو کچھ اضافی مصالحے ڈال کر تازہ چاول ابال کر اس کی بریانی بنا دیں اور بچے ہوئے سالن بھی ضائع ہونے سے بچ گئے اور گھر والے بھی خوش۔ گھر میں موجود نان پر پیزا ساس اور چیز ڈال کر ایک سادہ سا پیزا تیار کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بیسن کے اندر من پسند سبزیاں ڈال کر پتلا سا آمیزہ بنا کر اس کے پین کیک نما پراٹھے بنائے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح اوٹس کا آٹا پیس کر اس میں سبزیاں اور نمک، چاٹ مصالحہ ڈال کر ان کے بھی پین کیک کی طرح کی روٹی بنا کر ناشتے اور بچوں کے لنچ باکس میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ بزرگوں کے لیے بھی یہ بہت فائدہ مند ہے۔ اوٹس کے آٹے کو میٹھا بھی بنایا جا سکتا ہے۔ دار چینی کا پاوڈر شہد وغیرہ ڈال کر اوپر فروٹس ڈال کر کھایا جا سکتا ہے۔ انسٹا پاٹ بھی ایک ایسی ایجاد ہے جو زندگی کو آسان کرنے والی ہے۔ اس میں بھی آپ کوئی کھانے کی چیز رکھ کر ٹائمر سیٹ کر دیں اور جتنی دیر میں آپ اجلاس یا کسی بچے کی کلاس اٹینڈ کر کے گھر پہنچے گی تو کھانا تیار ملے گا۔ فریش کریم سلاد، فروٹ چاٹ، چنوں کی چاٹ، کارن کی سلاد، سب منٹوں میں بننے والی آسان تراکیب ہیں۔ فروزن کھانے بحرالحال تازہ کھانوں جتنے صحت بخش نہیں ہوتے یہ صرف ایمرجنسی کے لیے رکھیں۔ عام طور پر گھر میں تازہ کھانے بنائیں۔ پورے ہفتے کو تقسیم کر لیجیے۔ ایک دن چکن کا سالن اگلے دن کوئی سبزی پھر چاول، پھر دالیں یا چنے یا بینز، کسی دن گوشت میں کوئی سبزی ملا کر پکا لیں۔ اور کسی دن بچوں کی پسند کا چائنیز یا تھائی فوڈ۔ آج کل انٹرنیٹ پر بے تحاشا فوڈ چینلز ہیں جہاں ہر طرح کی تراکیب آسانی سے مل جاتی ہیں۔ بچوں کو ہر طرح کے کھانے کھانے کی عادت ڈالیں کیونکہ یہ عادت آپ کو مستقبل میں آپ کو بہت فائدہ دے گی۔ گوشت، سبزی، دالیں، چاول، پاستہ ملا جلا کر سب کچھ دیں۔ حفظان صحت کے اصولوں کا خیال رکھیں۔ کبھی کبھی باہر کا کھانا کھانے یا وہی کھانا خود گھر میں بنا کر کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن عموماً ایسے کھانے پکائے جائیں جو صحت کے لیے مفید ہوں لیکن ہر وقت بس ساری توجہ کھانے پکانے اور کھانے پر ہی نہ ہو۔ بلکہ اپنی زندگی کے اصل مقصد کو یاد رکھیں۔ ہندوستان یعنی جن پاکستان اور انڈیا ایک ہی ملک تھا اس وقت کے حالات بتاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”عورت بھی کھانے پکانے میں مصروف ہے کبھی یہ چیز تلی جا رہی ہے، کبھی وہ چیز تلی جا رہی ہے، کبھی کہتی ہے اب مَیں چٹنی بنالوں، کبھی کہتی ہے اب مَیں میٹھا بنا رہی ہوں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تو کھانے تیار کرنے میں مشغول ہو گئے اور حکومت انگریزوں نے سنبھال لی۔ یہ مصیبت جتنی ہندوستان میں ہے باہر نہیں۔ عرب میں جا کر دیکھو تو سارا عرب بازار سے روٹی منگواتا ہے۔ مصر میں جا کر دیکھو تو سارا مصر بازار سے روٹی منگواتا ہے اور

بقیہ صفحہ 3 پر

منور علی شاہد۔ جرمنی

لاہور میں ڈبل ڈیکر بس۔ یادیں اور باتیں

بچپن کی یادوں میں ایک یاد ڈبل ڈیکر بس کا سفر ہے، جو نہیں بھولتا اور آج بھی یاد ہے۔ دس، بارہ سال کی عمر میں جب اپنے والد محترم شیخ احمد علی سراج (مرحوم) کے ساتھ سیر کو کہیں جانا ہوتا تو دو منزلہ بس میں بیٹھنا ہے، کی فرمائش ہوتی تھی۔ یہ بات ساٹھ کی دہائی کے اختتام اور ستر کی دہائی کے شروع کے سالوں کی بات ہے۔ ان دنوں یہ دو منزلہ بس جو ڈبل ڈیکر کہلاتی تھی، بچوں کے لئے ایک عجوبہ سواری سے کم نہ ہوا کرتی تھی۔ بس کے پچھلے دروازے سے سوار ہوتے ہی سیڑھیاں اوپر منزل کو جاتی تھیں، بھاگ کر اوپر پہنچ جاتے اور کھڑکی والی سیٹ پر بیٹھ کر باہر کے نظارے دیکھتے۔ تازہ ہوا کے جھونکوں سے بھی لطف اندوز ہوتے۔ اونچی اور تیز بھاگتی بس میں سوار باہر کے بھاگتے مناظر بہت اچھے لگتے، کسی بس ٹاپ پر جب بس کھڑی ہوتی تو بالائی منزل سے نیچے سواریوں کے رش اور ان کی دھکم پیل دیکھ کر سبھی سواریاں بہت محفوظ ہوتی تھیں۔ اس ڈبل ڈیکر نے جب کہیں موڑ لینا ہوتا تو آنکھیں خود بخود بند ہو جاتیں۔ اس دور میں ڈسپلن کا یہ عالم تھا کہ کنڈیکٹر باوردی ہوا کرتا تھا جو پیسے لیکر ٹکٹ ضرور دیتا تھا۔ وہ سادگی، امن و شانتی اور بھولے پن کا دور تھا۔ چونکہ آبادی بہت کم تھی اس لئے سڑکوں پر رش وغیرہ نہیں ہوا کرتا تھا، لوگوں کے اندر ایک دوسرے کا احترام اور ادب کچھ کچھ موجود تھا۔ اس دور میں ہم صدر بازار لاہور کینٹ میں رہائش پذیر تھے۔ غلام احمد پارک بس سٹاپ سے بس کے ذریعے دارالذکر اور ریلوے اسٹیشن جایا کرتے تھے۔ وہ بہت اچھے دن تھے۔ کسی شاعر نے بچپن کے بارے کہا تھا کہ،

وہ شرارتیں وہ شوخیاں میرے عہد طفل کے قہقہے
کہیں کھو گئے میرے رات دن، اس بات کا ملال ہے

تاریخ کے شواہد بتاتے ہیں کہ قیام پاکستان کے چند سالوں بعد ہی لاہور کی سڑکوں پر ڈبل ڈیکر بس چلنا شروع ہو گئی تھی۔ اس وقت گورنمنٹ کے کنٹرول میں چلنے والی لاہور اومنی بس سروس کہلاتی تھی جو برطانوی کمپنی کی تیار کردہ بسیں استعمال کرتی تھی۔ ان بسوں کا مرکزی اڈہ ریلوے اسٹیشن پر ہی ہوا کرتا تھا جہاں بسیں اور ڈبل ڈیکر کھڑی ہوا کرتی تھیں۔ یہیں سے شہر کے مختلف علاقوں کو اور دوسرے شہروں کو بسیں روانہ ہوتی تھیں اور واپس یہیں پہنچ کر کھڑی ہوا کرتی تھیں۔ بعد میں لاہور اومنی بس سروس کو پنجاب اربن ٹرانسپورٹ کے تابع کر دیا گیا تھا۔ سکول، کالج طالب علموں کے لئے رعائتی بس کارڈز پر مہریں اور دستخط بھی اسی اڈے پر موجود اومنی بس سروس کے دفتر سے لگا کرتی تھیں، یہ سہولت بھٹو دور میں طلباء کو فراہم کی گئی تھی۔ اس گم شدہ لاہور کی سڑکوں پر مختلف علاقوں کو جانے والی بسوں کو مختلف نمبرز دیئے ہوتے تھے۔ بس وہی نمبر لوگوں کو یاد رہتے کہ فلاں

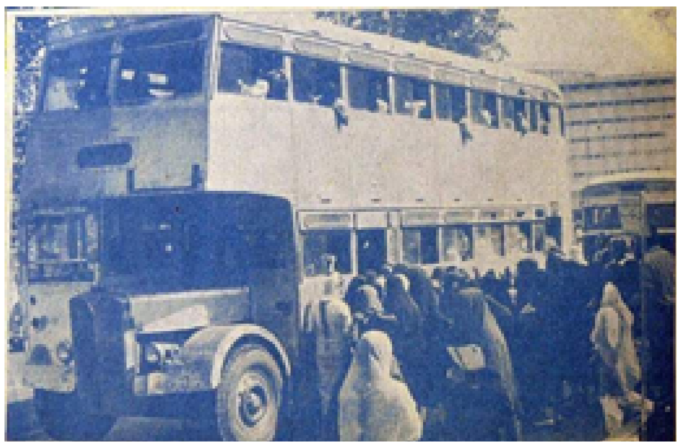

نمبر کی بس اس علاقہ میں جاتی ہے، یوں لوگ باآسانی مطلوبہ بس تک پہنچ جاتے۔ ان نمبروں میں بس نمبر ایک، بس نمبر دو، بس نمبر تین اور بس نمبر چار، زیادہ مشہور تھیں جو تقریباً لاہور کے اہم علاقوں کو جاتی تھیں، یاد پڑتا ہے کہ شاید 5 نمبر روٹ کی بس بھی چلا کرتی تھی۔ 12 کی بس ریلوے اسٹیشن سے شالامار باغ کے راستے واہگہ بارڈر تک جایا کرتی تھی۔ ان دنوں لاہور کا پاگل خانہ بہت مشہور ہوا کرتا تھا۔ اس وقت 4 نمبر کی بس اس پاگل خانہ کے سامنے سے گزرتی تھی۔ کسی کو طنز یہ یا مزاق سے کچھ کہنا ہوتا تو کہا جاتا کہ اس کو چار نمبر بس پر بٹھا دو۔ یہ جملہ بہت عام تھا۔ وہ پاگل خانہ آج بھی موجود ہے لیکن چونکہ اس کا نام اب مہذب ہو چکا ہے اس لئے لوگ بھی محسوس نہیں کرتے، اگر وہاں جانے کا کہہ دیا جائے۔

لاہور اومنی بس سروس کا سب سے لمبا روٹ کرشن نگر سے شروع ہو کر لوئر مال، مال روڈ، ریگل چوک، ملکہ کا بت (آج کا چیئرنگ کراس)، ریلوے اسٹیشن، گڑھی شاہو، دھرمپورہ، صدر بازار، کینٹ کے راستے ہوتا ہوا آر اے بازار (رائل آرٹری بازار) پر ختم ہوتا تھا۔ اسی طرح شاہ نور اسٹوڈیو سے براستہ ریلوے اسٹیشن داروغہ والا تک، شاہ نور اسٹوڈیو سے براستہ ریلوے اسٹیشن چوبرجی، ایم اے او کالج، جین مندر، سول سیکرٹریٹ، جی پی او چلا کرتی تھیں۔

لاہور اومنی بس سروس کا مرکزی دفتر اور اس کی ورکشاپ فیروز پور روڈ پر کیمپ جیل کے پاس واقع تھی۔ یہ ڈبل ڈیکر بسیں مکمل طور پر کب ختم ہوئیں اس بارے متضاد باتیں مضامین میں پڑھنے کو ملتی ہیں تاہم ستر کی دہائی کے اختتام تک یہ ڈبل ڈیکر بسیں شاید برائے نام رہ گئی تھیں، بعد میں فیروز پور واقع اڈے پر ان سب بسوں کی نیلامی کر دی گئی تھی۔ یہ 1980ء کے شروع کی بات ہے۔

لاہور میں ڈبل ڈیکر بس کب شروع ہوئی، اس حوالے سے پرانے مضامین میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ روزنامہ جنگ کے معروف صحافی واصف ناگی کے مطابق لاہور میں ڈبل ڈیکر بس کا آغاز اتوار 2/ ستمبر 1951ء کو ہوا تھا۔ سڑکوں پر چلنے سے ایک روز پہلے ان ڈبل ڈیکر بسوں کی پنجاب اسمبلی کے سامنے نمائش کی گئی تو دیکھنے والوں کا تانتا بندھ گیا تھا۔ لاہوریوں نے ان کو حیرت کی نگاہوں سے دیکھا اور ڈبل ڈیکر بسوں میں بہت دلچسپی لی سارا دن لوگ ان بسوں کو دیکھنے کے لئے آتے رہے، بس کی دوسری منزل پر سفر کرنا سب کے لئے پسندیدہ مشغلہ بن گیا۔ بسوں کے رواں دواں ہونے کے بعد ان کی مقبولیت میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا۔ بعد ازاں طلباء کے لئے بھی ان کو مختص کیا جانے لگا، اور ان کو سفر میں خصوصی رعایت بھی دی جانے لگی تھی۔ طلباء کے لئے دس پیسے کا ٹکٹ ہوا کرتا تھا۔ جو بعد میں پچیس پیسے کا ہو گیا تھا۔ کالج کے طلباء کے لئے مختص کردہ ڈبل ڈیکر بسیں کالج کے اوقات میں طلباء کو مختلف علاقوں کے بس سٹاپوں سے لیکر کا کالج تک پہنچاتی تھیں۔ ہر کالج کا نام ڈبل ڈیکر کی پیشانی پر لکھا ہوتا تھا۔ عام مسافروں کے لئے یکطرفہ کرایہ چار آنے ہوا کرتا تھا لیکن مختلف روٹس پر بسوں کے اسٹاپ سے بھی کرائے ہوا کرتے تھے، جو وقت کے ساتھ بدلتے بھی رہے۔ پچاس کی دہائی کے وسط سے لیکر شاید ستر کی دہائی کے اختتام تک یہ ڈبل ڈیکر لاہور کے عام شہریوں میں ایک پسندیدہ ٹرانسپورٹ

کے طور پر مقبول رہی۔ اس زمانے کے اخبارات میں شائع شدہ تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ آبادی کم ہونے کے باوجود ڈبل ڈیکروں میں سواریوں کے رش سے اس کی مقبولیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ان ڈبل ڈیکر بسوں کی مقبولیت اتنی زیادہ بڑھی کہ ان کو باقاعدہ اشتہاری مہم کے لئے بھی استعمال کیا جانے لگا تھا۔ اس دور کی مقبول ترین سروس اور باٹا شو کمپنیوں نے ان کا خوب استعمال کیا۔ 1965ء کی جنگ کے حوالے سے ڈبل ڈیکر بس کے بھارتی فوجیوں کے ہاتھ لگنے کا واقعہ بھی تاریخ میں ملتا ہے جو جنگ کے کالم نگار واصف ناگی نے لکھا تھا اور جس کا حسن نثار نے اپنے ایک کالم میں بھی ذکر کیا تھا۔ ناگی صاحب کے مطابق ان دنوں ریلوے اسٹیشن تا واہگہ بارڈر تک ایک ڈبل ڈیکر بس چلا کرتی تھی، جو رات گیارہ بجے واہگہ بارڈر پر کھڑی رہتی اور صبح سویرے واہگہ کی سواریاں لیکر شہر کو چل پڑتی تھی۔ جنگ کے بالکل آغاز میں جب بھارتی فوجیں اندھیرے میں لاہور کے اندر داخل ہو گئیں اور پھر ردعمل ملنے پر جب واپس بھارتی علاقے میں جانا پڑا تو وہی ڈبل ڈیکر بس واہگہ بارڈر سے ساتھ لے گئے تھے اور امرتسر میں لوگوں کے سامنے پاکستانی ڈبل ڈیکر کی نمائش کرتے رہے اور بتاتے رہے کہ لاہور پر قبضہ کر لیا ہے۔ ڈبل ڈیکر بسوں کا یہ پہلا دور بہترین عوامی ٹرانسپورٹ کے لحاظ سے ایک بہترین دور کہا جا سکتا ہے۔ دو دہائیوں سے زائد عرصہ لاہور کی سڑکیں اور لاہوری ڈبل ڈیکر سے محروم رہے لیکن پھر وقت نے پلٹا کھایا۔ کہتے ہیں کہ تاریخ خود کو دھراتی ہے۔ کئی دہائیوں کے بعد لاہور کی سڑکوں پر ڈبل ڈیکر ایک بار پھر نمودار ہو کر پرانی تاریخ کو دھرا رہی ہے لیکن اس بار اس کی سواریاں عام شہری نہیں بلکہ سیاح ہیں۔ لاہور میں محکمہ سیاحت کی طرف سے سیاحوں کے لئے پہلی بار ڈبل ڈیکر کا آغاز ہو چکا ہے سیاح ان ڈبل ڈیکر بسوں کے ذریعے پورے لاہور کے چھتیس سے زائد مقامات اور عمارتوں کا نظارہ کر سکتے ہیں۔ اس کی ابتداء 2015ء میں ہوئی تھی۔ سیاحوں میں مقامی شہری سکولوں کے بچے بھی شامل ہیں۔ لاہور، لاہور اے کے نام سے شروع ہونے والی اس پہلی سیاحتی ڈبل ڈیکر بس کی ٹکٹ دو سو روپے رکھی گئی تھی۔ محکمہ سیاحت کی طرف سے سیاحتی ڈبل ڈیکر بسوں کو اتنی پذیرائی ملی کہ اب حکومت رات کے وقت بھی ڈبل ڈیکر چلانے پر غور کر رہی ہے تا کہ سیاح رات کی روشنی میں بھی شہر لاہور کے نظارے دیکھ سکیں۔

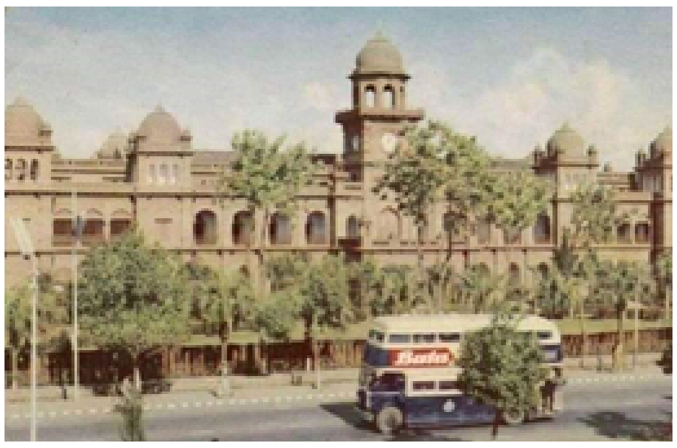

احمد طاہر مرزا۔ اکرا گھانا

پریذیڈنٹ گھانا کا نیشنل مسلم کانفرنس کو سراہنا

صدرِ مملکت گھانا کا مختلف اسلامی مکتبہ ہائے فکر کے ایک کارپوریٹ باڈی کے تحت متحد ہونے کے فیصلے کو سراہنا جسے نیشنل مسلم کانفرنس (NMC) سے گردانا جاتا ہے

Solidarity among Muslims healthy for Ghana's growth – President Nana Akufo-Addo

''This is very happy news and I am very happy about what has happened here today. In the Christian community, there are three different organizations, there is the Catholic Conference, there is the Christian Council and there is the Charismatic and Pentecostal Council. They have not come under one grouping yet but you have, so, we have to congratulate you on being able to do that.''

''It is extremely important what has happened here at the [Jubilee House] today. The country is being told that all the key Muslim sects, Tijjaniya, Sunni, Shia, Ahmadiyya, have all come together under one organization to represent the Muslim community, to be its mouthpiece and to be its representative and to deal with the State and the government at all levels in this corporate form,'' President Akufo-Addo

یہ وہ تاریخی الفاظ تھے جو گھانا کے صدر نے نیشنل مسلم کونسل گھانا کے اعلیٰ سطح کے وفد سے ملاقات کے موقع پر کہے۔ گھانا کو دنیا بھر کے ممالک میں یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ یہاں عوام میں مکمل مذہبی ہم آہنگی ہے اور مذہب و دین کے معاملہ میں بالعموم ایک دوسرے کے معاملہ میں دخل اندازی نہیں کرتے اور یہی حکومت گھانا کا بھی طرز عمل رہا ہے۔ ماسوائے شاذ کے موقع پر کبھی بعض واقعات رونما ہوجاتے ہیں جنہیں مذہبی رہنما خود ہی حل کر لیتے ہیں۔ گھانین معاشرہ کا یہ بھی حسن ہے کہ ایک ہی گھر میں مختلف مذاہب اور اور مکتبہ ہائے فکر کے لوگ امن وآشتی کے ماحول میں بغیر دخل اندازی دیئے پرامن طور میں گزر بسر کرتے ہیں۔

مؤرخہ 5 اکتوبر 2022ء کو گھانا کے صدر جناب Nana Addo Dankwa Akufo-Addohas نانا آڈو ڈنکوا اکوفو آڈوہاس نے جوبلی ہاؤس اکرا میں گھانا مسلمان کمیونٹی کو متحد ہونے اور عام طور پر اراکین اور معاشرے نیز عوام کی فلاح و بہبود کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے فیصلہ کو سراہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان جماعتوں (اہل سنت والجماعت، تیجانیہ جماعت، اہل تشیع، جماعت احمدیہ اور گھانا مسلم مشن) کی یہ پیشرفت دیگر مذہبی اداروں کے لیے قابل تقلید ہے۔ مسلمانوں نے بالخصوص اپنے اختلافات کو دفن کرکے اورعوامی فلاح و بہبود کے لئے ایک مشترکہ محاذ قائم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔

یہ اتحاد، ہم آہنگی اور ہمارے ملک کے امن کو برقرار رکھے گا۔ صدر نانا آڈو نے کہا کہ جب نیشنل مسلم کانفرنس کی قیادت نے جوبلی ہاؤس، اکرا میں ان سے ایک خیرسگالی ملاقات کی۔

اس وفد کی قیادت نیشنل چیف امام شیخ ڈاکٹر عثمان نوحو شرابتو Osmanu Nuhu Sharabutu کر رہے تھے۔

چیف امام شیخ عثمان شرابوتو جن کی عمر اب 103 ہے [پیدائش 1919ء] نے اگست 2106ء میں موصوف کو جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ میں شرکت بھی کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے خطاب میں کہا تھا کہ:

''I am delighted to attend the annual Ahmadiyya convention, In Ghana the Ahmadiyya Muslim community is well known for its efforts towards peace and interfaith work. The community has peacefully existed along with other sects, and there is no hiding the fact that Ahmadiyya community has done a lot of work for the promotion of education and helped improve health care. We have a long history of strong and friendly relations with the Ahmadiyya community; I have always sought advice from the community's National Amir on important matters. In Ghana, we have a Ruet-e-Hilal Committee and the Ahmadiyya community is a prominent member of the committe.''

مکرم شیخ نوحو نے اپنا پیغام یہ کہہ کر ختم کیا کہ:

The Sheikh ended his speech by saying:

''Even though our sects are different, all of us Muslims are united, our cause is the same, We have a strong belief that Prophet Muhamamd (saw) is our Messenger, our book is the is the Holy Qur'an and Ka'bba is our Qibla (direction). Like Allah has brought us together in this blessed location, I pray that Allah also brings us together in Heaven on the day of Judgement.''

اس کانفرنس کے ٹرمز آف ریفرنس میں مسلم کمیونٹی کو مشترکہ مفادات کے مسائل بالخصوص تعلیم، صحت، مالیات اور عوام کی عمومی فلاح و بہبود کے شعبوں میں غور وفکر کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کرنا شامل ہے۔ اسے مسلمانوں کی ترقی سے متعلق معاملات پر حکومت اور دیگر اداروں کو شامل کرنے اور قومی پالیسیوں کی تشکیل اور نفاذ عمل میں مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کے لیے ایک ماؤتھ پیس کے طور پر کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ کانفرنس گھانا اسلامک ایجوکیشن سروس، گھانا اسلامک ہیلتھ

نیشنل امام جناب شیخ عثمان نوحو حضور انور سے جلسہ سالانہ برطانیہ کے سٹیج پر شرف مصافحہ حاصل کرتے ہوئے۔

گھانا کے پریذیڈنٹ Mr.Nana Akufo-Addo

سروس اور گھانا اسلامک فنانشل سروس کے قیام کی سمت تعین کا کام کرے گی۔ ان سب کا مقصد عوامی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔

صدر نانا اکوفو اڈو نے مسلمانوں کے درمیان موجود مقصد کے اتحاد کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے ملک کی ترقی کی خواہشات کے حصول میں ان کے اہم کردار کا اعتراف کیا ہے۔ ریاست کی طرف سے کانفرنس کو باضابطہ طور پر تسلیم کرنے کے معاملے پر، صدر نے یقین دلایا کہ تسلیم کا مطالبہ مثبت ہوگا، تسلیم، شرافت اور پروٹوکول جو دیگر مذہبی اداروں کو دیا جاتا ہے وہ نیشنل مسلم کانفرنس کو بھی بڑھایا جائے گا۔ صدر نے نیشنل چیف امام شیخ ڈاکٹر شرابوتو کی مثالی قیادت اور انسانیت کے بھلائی کے مقصد سے وابستگی کی تعریف کی کہ وہ ہمارے ملک کے امن اور مفاہمت کے ایک ستون رہے ہیں۔ انہوں نے مسلم کمیونٹی کو متحد کرنے میں قومی چیف امام کے اہم کردار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ قوم کو ایک ایسا شخص نصیب ہوا جو قوم کی ترقی کی امنگوں میں بے لوث جذبے اور حب الوطنی کے اعلیٰ جذبے کا مظاہرہ کرتا رہا۔ ان کی انتظامیہ معاشرے کی ترقی میں مسلمانوں کے تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ لہذا حکام لوگوں کے فائدے کے لیے حکومت اور مسلمانوں کے درمیان موجودہ تعلقات کو برقرار رکھنے کے لیے پرعزم ہیں۔ زونگو ڈویلپمنٹ فنڈ کا قیام اور دیگر انسانی بنیادوں پر چلنے والے پروگرام مسلمانوں کی زندگیوں کو پرسکون بنانے کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔

کانفرنس کے قائم مقام جنرل سکریٹری الحاج انوشا محمد نے کہا کہ اس پلیٹ فارم میں ملک کے تمام مختلف مسلم فرقوں کے نمائندگان شامل ہیں۔ ان کی توجہ نیشنل پالیسیوں اور قانون سازی پر غور وفکر کے لیے ایک مشترکہ محاذ پیش کرنا ہے جس سے عوام کی فلاح و بہبود کو فائدہ پہنچے۔

NMC کے جنرل سکریٹری الحاج انوشا محمد کے مطابق نیشنل مسلم کانفرنس کو گزشتہ سال 20/ دسمبر 2021ء میں تشکیل دیا گیا تھا اور یہ ایک خود مختار ادارہ جاتی طریقہ کار ہے جس میں تین بنیادی ڈھانچے ہیں، یعنی گورننگ باڈی، انتظامی بورڈ اور سیکرٹریٹ جن کی سربراہی الحاج انوشا محمد بطور جنرل سیکرٹری کریں گے۔ اس ادارہ کا قیام قومی چیف امام، گھانا کے تمام مسلم ان مکتبہ ہائے کے نیشنل آئمہ، بشمول سربراہان کے ساتھ ساتھ پارلیمنٹ میں مسلم کانفرس کے چیئرمین کے دستخط شدہ معاہدہ کے ذریعے کیا گیا تھا۔

جوبلی ہاؤس میں ہونے والی میٹنگ جس کی بقیہ صفحہ 12 پر

رپورٹ: فرخ شبیر لودھی۔ نمائندہ الفضل آن لائن لائبیریا

اجتماع مجلس انصار اللہ لائبیریا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ لائبیریا کو اپنا بارھواں سالانہ اجتماع مؤرخہ 26-27؍ نومبر 2022ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام مسجد بیت العطاء، احمد آباد Kpo River منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذلك

اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم محمد زکریا باجوہ صاحب (نائب پرنسپل، شاہ تاج احمدیہ ہائی سکول) کی قیادت میں پندرہ ناظمین کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ اجتماع کی کامیابی کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خط تحریر کیا گیا جس کے بعد اجتماع کی تیاری کا آغاز کیا گیا۔

اجتماع کے لئے کچھ کاؤنٹیز سے قافلوں کی آمد کا سلسلہ ایک روز قبل ہی شروع ہوگیا تھا تاہم رجسٹریشن کا باقاعدہ آغاز بروز ہفتہ دوپہر بارہ بجے کیا گیا۔

افتتاحی تقریب

اجتماع کا رسمی افتتاح پرچم کشائی سے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد دوپہر دو بج کر پندرہ منٹ پر کیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب صدر مجلس نے انصار اللہ کا پرچم اور مکرم نوید احمد عادل صاحب امیر ومشنری انچارج نے لائبیریا کا پرچم بلند کیا۔

معاً بعد Mr Muhammad Jones Annan نائب امیر اوّل کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد کی گئی جس میں مکرم امیر صاحب لائبیریا نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اجتماع کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جس کی سعادت مکرم مشہود حسن خالد مربی سلسلہ کو حاصل ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حاضرین نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ کے ساتھ مل کر عہد دہرایا۔ پھر مکرم ناصر احمد کاہلوں، مبلغ سلسلہ مونٹیراڈو کاؤنٹی نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ منظوم کلام پیش کیا۔ بعدہٗ Mr Tapehma Kortu قائد عمومی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دعائیہ پیغام پڑھ کر سنایا۔

اپنے افتتاحی خطاب میں مکرم امیر صاحب نے انصار اللہ کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اپنے اہل و عیال کی اخلاقی و روحانی حالت بہتر کرنے کے حوالہ سے نصائح کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

ورزشی مقابلہ جات

افتتاحی تقریب کے معاً بعد سہ پہر تین بجے Mr Lawrence Momo صاحب ناظم کھیل کی زیر نگرانی ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جو شام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہے۔ امسال ورزشی مقابلہ جات میں چار انفرادی (دوڑ سومیٹر، لمبی چھلانگ، کلائی پکڑنا اور پنجہ آزمائی) اور تین اجتماعی (ریلے ریس، فٹ بال اور والی بال) مقابلے شامل تھے۔ انصار نے بڑے جوش وخروش سے ان مقابلہ جات میں حصہ لیا اور تمام مقابلوں کو دلچسپ بنایا۔

انتخاب صدر مجلس

شام سات بجے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے ادا کی گئیں جس کے بعد مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت اگلے دو سال کے لئے صدر مجلس انصار اللہ اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب عمل آیا۔

علمی مقابلہ جات

رات نو بجے کھانے سے فراغت کے بعد مکرم منصور احمد صاحب مبلغ سلسلہ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کی زیر نگرانی علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ جن میں پانچ انفرادی (تلاوت، نظم، حفظ قصیدہ، تقریر اور اذان) اور اجتماعی مقابلہ میں صرف دینی معلومات شامل تھے۔ علمی مقابلہ جات کے مکمل ہونے پر اجتماع کے پہلے روز کی سرگرمیاں اپنے اختتام کو پہنچیں۔

اجتماع کا دوسرا روز

اجتماع کے دوسرے روز کا آغاز صبح پانچ بجے نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا جس کی امامت مکرم عبادہ اسلم قریشی صاحب، مبلغ سلسلہ بونگ کاؤنٹی نے کروائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مربی صاحب نے درس دیا جس میں آپ نے انصار کو خلیفۂ وقت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کے لئے خط لکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

مجلس سوال و جواب

درس سے فراغت کے بعد صبح ساڑھے چھ بجے مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب، مکرم آصف احمد صاحب (مبلغین سلسلہ) اور مکرم منصور احمد ناصر صاحب (پرنسپل شاہ تاج احمدیہ ہائی سکول) کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا جس کا دورانیہ تقریباً دو گھنٹے پر محیط رہا۔ شرکاء نے اپنا علم بڑھانے کے لئے بڑی دلجمعی کے ساتھ مبلغین کرام کے جوابات کو سنا۔

مجلس سوال و جواب کے اختتام پر ورزشی مقابلہ جات کے فائنلز منعقد کئے گے جو اختتامی تقریب کے انعقاد سے قبل مکمل ہوئے۔

اختتامی تقریب

دوپہر ساڑھے بارہ بجے مکرم نوید احمد عادل صاحب امیر ومشنری انچارج لائبیریا کی زیر صدارت اختتامی تقریب کا آغاز مکرم مرزا عمر احمد صاحب، مبلغ سلسلہ مارگیبی کاؤنٹی نے تلاوت قرآن کریم سے

کیا۔ جس کے بعد مکرم محمد شعیب خالد صاحب نے منظوم کلام پیش کیا۔ Mr Tapehma Kortu نے اجتماع کی مفصل رپورٹ پیش کرنے کے بعد مکرم امیر صاحب کو تقسیم انعامات کے لئے درخواست کی۔

مکرم امیر صاحب نے تقریب کے آخر پر اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تلاوت کردہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی کچھ صفات بیان کی ہیں جن میں سے ایک صفت اپنے عہد کی پاسداری کرنا ہے۔ انصار اللہ کا عہد دہراتے ہوئے ہم یہ عزم کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایمان کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کریں گے اور اپنے ایمان کو دنیاوی امور پر فوقیت دیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کے ہم دنیاوی کاموں کو بالکل ترک کردیں، اپنے بیوی بچوں اور ان کی ضروریات کو نظرانداز کردیں بلکہ جب نماز کا وقت آئے تو اس وقت ان سب کاموں کو چھوڑ کر نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد کا رخ کرنا ایمان کو دنیاوی امور پر فوقیت دینا ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ کوئی بھی مذہب قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ آج ہمارا مسلمان ہونا یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی ہے جو اشاعت اسلام کے لئے جانی و مالی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے انصار اللہ کو اس بات کی توجہ دلائی کہ ہر ماہ چندہ دینے کی عادت ڈالیں۔

آخر پر آپ نے شرکاء کو اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ آپ میں سے اکثریت آئمہ اور صدران جماعت کی ہے اس لئے یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ جو بھی آپ نے یہاں سیکھا ہے اس پر خود بھی عمل کریں اور دیگر ممبران جماعت تک پہنچائیں۔ اجتماعی دعا کی ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

حاضری

امسال لائبیریا کی نو کاؤنٹیز سے کل 227 انصار نے شرکت کی۔ 50 مہمانوں کی شرکت سے اجتماع کی کل حاضری 277 رہی۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو اجتماع کی برکات سے مستفیض کرے۔ آمین

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

18/ جنوری 1923ء پنج شنبہ (جمعرات)

مطابق 29/ جمادی الاول 1341 ہجری

صفحہ اول و دوم پر جناب قاسم علی خان صاحب رامپوری کی نظم شائع ہوئی جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر پڑھی تھی۔مذکورہ نظم کے چند اشعار شامل اشاعت ہیں:

جو چاہے جہاں میں صراطاً سویّا
ہے اس کے لیے جلسۂ احمدیہ

نہ کیوں قادیاں کا ہو جلسہ مبارک
کہ خَیْرٌ مقامٌ واحسن ندیّا

جو ہوتے ہیں اس باغِ وحدت میں شامل
وہ پھل کھایا کرتے ہیں رطباً جنیّا

یہ ہے یادگارِ مسیحِ محمدؐ
کیا جس کو حق نے رسولاً نبیّا

معاند نے چاہا کریں اس کو نیچا
خدا نے کیا سب میں صدقاً علیّا

صفحہ دوم حضرت قاضی ظہورالدین صاحب اکملؓ کا ایک دلچسپ اعلان زیرِعنوان ”درخواست حوالہ بجناب مولوی محمد علی صاحب“ شائع ہوا ہے۔آپ اس اعلان میں تحریر فرماتے ہیں:

”السلام علیکم۔جناب کی تقریر ”احمدیت کیا ہے“ پیغامِ صلح 7/ جنوری میں چھپی ہے۔اس میں ایک فقرہ یہ ہے :

”مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں حنفی المذہب ہو قادیان والوں نے کبھی غور کیا ہوتا کہ نبی اور حنفی؟ یہ کس قسم کی نبوت ہے کہ امام ابوحنیفہ کی پیروی کرتے ہیں۔“

خاکسار قادیان والا تو نہیں۔ البتہ قادیان والے کا ایک ادنیٰ ترین خادم ضرور ہے اور قادیان ہی کی مقدس سرزمین میں رہتا ہے حسب الارشاد اس معاملہ میں غور کرنا چاہتا ہے۔گو پہلے بھی غور کر کے ہی بیعت کی تھی۔جناب مجھے اس کتاب کا بقیہ صفحہ و سطر حوالہ دیں۔بلکہ وہ حوالہ ہی پیغامِ صلح میں چھپوا کر ممنون فرمائیں جس میں ”مرزا صاحب“ (غالباً اس سے مراد آپ کی میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں) نے لکھا ہے کہ ”میں حنفی المذہب ہوں اور کہ امام ابو حنیفہ کا پیرو ہوں۔“ اگر جناب کے اوقاتِ گرامی میں جواب سے حرج واقع ہوتا ہو تو کسی خادم دربار وابستۂ سرکار کو ارشاد فرمائیے کہ حوالہ پیغامِ صلح میں دے دے۔بندۂ ناچیز اکمل عفی اللہ عنہ“

صفحہ 3 تا 5 پر اداریہ شائع ہوا ہے جو درج ذیل عناوین کا احاطہ کیے ہوئے ہے:

1. مولوی محمد علی صاحب کی تازہ تقریر پر نظر
2. ایک مولانا کی نظر بازی
3. عورتوں کا الٹ پھیر
4. ہندوستان سے باہر ہندو دھرم قائم نہیں رہ سکتا

صفحہ 6 تا 8 پر حضرت مصلح موعودؓ کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 12/ جنوری 1923ء شائع ہوا ہے۔

صفحہ 8 پر حضرت قاضی ظہورالدین صاحب اکملؓ کے قلم سے مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری کو تحریر فرمودہ ایک جواب زیرِعنوان ”کیا حماقت محض وہابیت سے مخصوص ہے“ شائع ہوا ہے۔پس منظر اس جواب کا کچھ یوں ہے کہ قاضی صاحب حضرت قاضی صاحبؓ نے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو اس جانب توجہ دلائی تھی کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مزارِمبارک پر بھی حاضر ہوا کریں۔جس پر مولوی ثناءاللہ ساحب امرتسری نے اعتراض کرتے ہوئے اسے قبر پرستی قرار دیا۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل link ملاحظہ فرمائیں:

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19230118.pdf

THE ALFAZL QADIAN
الفضل

شہدائے برکینا فاسو کے نام

کچھ منتظر اپنی باری کے کچھ مولا پر قربان ہوئے
وہ جن پہ ملائک رشک کریں کچھ ایسے بھی انسان ہوئے

ہے رشک بھی ان کی قسمت پر کچھ ان سے بچھڑنے کا غم ہے
اس درد میں بھی اک لذت ہے غم اور خوشی یک جان ہوئے

اس دین کے ٹھیکے داروں کا سب جوروستم بے مثل رہا
یوں ظلم کی دنیا میں کتنے فرعون ہوئے ہامان ہوئے

تکتے ہو راہ مسیحا کی پر حق سے آنکھیں پھیری ہیں
کیسے کوئی ان کو سمجھائے جو جان کے بھی انجان ہوئے

ہیں قہرِ الٰہی کا مورد جو خالق سے بے خوف ہوئے
اللہ کو ان کی کیا پرواہ جو سرکش نافرمان ہوئے

ہے درسِ محبت کا ہم کو نفرت کا چلن آتا ہی نہیں
حق گوئی ثبات و صبر وفا ہم لوگوں کی پہچان ہوئے

تاریخ گواہ ہے تھوڑے اور کمزور ہی غالب آتے ہیں
قادر کے پیارے ہاتھوں سے ہی فتح کے سب سامان ہوئے

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے 2023ء

جامعہ احمدیہ یوکے کی درجہ ممہدہ کے لئے داخلہ ٹیسٹ (تحریری امتحان و انٹرویو) 4/ اور 5/ جولائی 2023ء کو ان شاء اللہ جامعہ احمدیہ یوکے میں ہوگا۔ داخلہ ٹیسٹ میں شمولیت کے قواعد حسب ذیل ہیں:

تعلیمی معیار

جامعہ احمدیہ یوکے میں داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میں سے A-Levels کا فائنل امتحان پاس کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواست دہندہ کیلئے A-Levels کے فائنل امتحان میں کم از کم تین مضامین میں B گریڈ اور جی سی ایس ای (GCSE) کے مضامین میں 8 اور 9 گریڈ ہونا ضروری ہے۔ BTEC کے طریق تعلیم میں پاس کیا ہوا امتحان جامعہ احمدیہ یوکے میں داخلہ کیلئے قابل قبول نہیں ہوگا۔

عمر

جی سی ایس ای (GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 17 سال اور اے لیولز (A-Levels) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 19 سال ہونی چاہئے۔

میڈیکل سرٹیفکیٹ

درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی طرف سے میڈیکل سرٹیفکیٹ انگریزی زبان میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونا چاہئے۔

تحریری ٹیسٹ و انٹرویو

درخواست دہندہ کا ایک تحریری ٹیسٹ اور ایک انٹرویو ہوگا۔ جس میں سے ہر دو میں پاس ہونا لازمی ہے۔ انٹرویو کیلئے صرف اسی امیدوار کو بلایا جائے گا جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائے گا۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کیلئے قرآن کریم ناظرہ، نصاب وقف نو اور انگریزی و اردو زبان لکھنا، پڑھنا اور بولنا بنیادی نصاب ہوگا۔ تاہم ترجمہ قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ، کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور عام و دینی معلومات کے بارہ میں بھی امیدوار کا اس طور پر جائزہ لیا جائے گا کہ ان چیزوں میں بھی اس کا مناسب حد تک علمی رجحان موجود ہے یا نہیں۔

درخواست دینے کا طریق

متعلقہ درخواست فارم پر درج ذیل دستاویزات کے ساتھ ہی قابل قبول ہوگی، نامکمل درخواست پر کارروائی نہیں کی جائے گی:

1۔ درخواست فارم مع تصدیق نیشنل امیر صاحب۔

2۔ درخواست دہندہ کی صحت کی بابت میڈیکل سرٹیفکیٹ (بزبان انگریزی)۔

3۔ جی سی ایس ای/اے لیولز کے سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل۔ نتیجہ کے انتظار کی صورت میں سکول یا ٹیوٹر کی طرف سے متوقع گریڈز (Projected Grades) پر مشتمل خط۔

4۔ پاسپورٹ کی مصدقہ نقل۔

5۔ درخواست دہندہ کی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

6۔ درخواست دہندہ کے برتھ سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل۔

متفرق ہدایات

1۔ درخواست میں امیدوار کے نام کے سپیلنگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔

2۔ مصدقہ درخواست جامعہ احمدیہ یوکے میں 30/ مئی 2023ء تک پہنچنی لازمی ہے، اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جائے گی۔

3۔ جامعہ احمدیہ یوکے کا ایڈریس درج ذیل ہے:

Jamia Ahmadiyya UK

Branksome Place,

Hindhead Road,

Haslemere

GU27 3PN

Tel:+44(0)1428647170

Tel:+44(0)1428647173

Mob:+44(0)7988461368

Fax:+44(0)1428647188

4۔ رابطہ کیلئے جامعہ احمدیہ کے اوقات سوموار تا ہفتہ صبح آٹھ بجے سے دوپہر دو بجے تک ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے)

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

کو ماپا جاتا ہے تا کہ قبر اس کے سائز کے مطابق بنائی جائے۔ کہتے ہیں کچھ دن کے بعد بڑے بھائی کی حاملہ بیوی بیمار ہوئی اور دو دن کے اندر فوت ہو گئی۔ اور اس کے سارے بچے بیچارے بیمار ہونے شروع ہوئے۔ ان کو فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ ان کے بھائی نے مشہور کر دیا کہ یہ جادو ٹونہ کرنے والا شخص ہے اور وہاں کا جو مقامی بادشاہ تھا، چیف تھا اس کے پاس شکایت کی۔ اس کو مدد کے لئے کہا۔ اس نے کچھ پیسے مانگے کہ یہ لے کر آؤ تو مَیں اس کا علاج کرتا ہوں۔ خیر ان کے بھائی نے رقم ادا کر دی۔ بادشاہ نے ابراہیم صاحب کو بلایا اور جب یہ گئے تو بڑے غصے اور طیش میں اس نے کہا کہ تم نے یہ کیا تماشا بنایا ہوا ہے۔ یہ نیا مذہب اختیار کیا ہے۔ نیا دین شروع کر دیا ہے۔ اس کو فوراً چھوڑو اور توبہ کرو ورنہ کل کا سورج نہیں تم دیکھ سکو گے۔ تمہارے پر کل کا دن نہیں چڑھے گا۔ ابراہیم صاحب کہنے لگے کہ مذہب تو مَیں نے سچ سمجھ کر قبول کیا ہے اس کو تو مَیں چھوڑ نہیں سکتا اور رہی بات مرنے کی تو زندگی موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس پر اس چیف نے یا بادشاہ نے کہا کہ اس علاقے کا خدا مَیں ہوں۔ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تم لوگ یہ اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیا فیصلہ کرنے لگا ہوں اور جس کو میں یہ کہہ دوں کہ وہ کل تک مر جائے گا تو وہ ضرور مرتا ہے۔ ابراہیم صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے تم اپنے روایتی لوگوں کو کہتے ہو گے لیکن میں اس بات میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ مگر مَیں دین نہیں چھوڑوں گا کیونکہ حقیقت یہی ہے اور سچا اسلام یہی ہے۔ اس پر چیف کو مزید غصہ آیا۔ اس نے اپنے لوگوں کو کہا ان کو لے جا کے کمرے میں بند کر دو۔ وہ لے کے جا رہے تھے تو ابراہیم صاحب نے ان لوگوں کو کہا کہ تم میرے بیچ میں نہ پڑو اور اس معاملے کو چھوڑو۔ مجھے بند کرنے کی بجائے جانے دو۔ خیر وہ لوگ بھی لالچی ہوتے ہیں کچھ رقم لے کے انہوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ اس بادشاہ نے یا چیف نے ان پر صبح کا سورج کیا طلوع کروانا تھا اگلے دن ہی اطلاع ملی کہ اس بادشاہ کو فالج ہو گیا اور وہ ہلنے جلنے کے قابل نہیں رہا اور دو دن بعد ہی وہ فوت ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ان کے بڑے بھائی جو اُن کے مخالف تھے انہوں نے خاندان والوں سے کہا کہ ہماری صلح کرا دیں۔ انہوں نے کہا میری تو لڑائی کسی سے تھی ہی نہیں۔ ہم تو ایسے ہی صلح جُو ہیں اور اسلام کا حقیقی پیغام بھی یہی ہے۔ تو اس چیف کے مرنے کا یہ نشان دیکھ کر وہاں علاقے میں اس کا بہت اثر ہوا اور بڑا چرچا ہوا۔ احمدیت کی سچائی ثابت ہوئی۔ تو یہ چیزیں ہیں جو آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ثابت ہو رہی ہیں۔

(خطبہ جمعہ 23/ مارچ 2018ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

بقیہ: پریذیڈنٹ گھانا...... از صفحہ 8

قیادت چیف امام ڈاکٹر شیخ عثمان نوحو شروبتو کر رہے تھے جبکہ دیگر مسلمان رہنماؤں اور علماء میں مولوی محمد بن صالح امیر و مشنری انچارج احمدیہ مسلم مشن گھانا و نمائندہ نیشنل مسلم کانفرنس، جناب سعید الحاج عمان ابراہیم نمائندہ اہلسنت والجماعت بطور نیشنل امام، جناب سعید ڈاکٹر امین اوسی بونسو (Osei Bonsu)، چیئرمین گھانا مسلم مشن اور جناب شیخ عبدالودود سیسی (Ciessey) گھانا میں اہل تیجانیہ کی نمائندگی کر رہے تھے۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ مسلم مشن گھانا کے امیر اور کانفرنس کے گورننگ بورڈ کے ممبر مولوی محمد بن صالح نے کہا:

The coming into being of the Conference was timely given the fact that Muslims had since the pre-colonial era been instrumental in changing the society for the better.

کہ نیشنل مسلم کانفرنس کے بروقت معرض وجود میں آنے سے یہ حقیقت سامنے آ گئی ہے کہ نوآبادیاتی دور سے ہی مسلمانوں نے معاشرہ کو بہتر سے بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

دعا کا تحفہ

سوتے وقت کی دعا نمبر 2

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو کہا کہ سوتے وقت یہ دُعا پڑھا کرو اور بتایا کہ یہ دُعا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی تھی:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاھَا لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْلَھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ

(مسلم کتاب الذکر)

ترجمہ: اے اللہ! تو نے ہی میرے وجود کو پیدا کیا اور تو ہی اسے وفات دے گا۔ اس کی زندگی و موت تیرے اختیار میں ہے۔ مولیٰ! اگر تو مجھے زندہ رکھے تو خود حفاظت فرمانا اور اگر مجھے موت دے تو بخشش کا سلوک کرنا۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے عافیت کا طلبگار ہوں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 119-120)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ایک سبق آموز بات

سادگی

زندگی میں سادگی اپنائیں۔ جتنی سادہ آپ کی زندگی ہوگی پریشانیاں اتنی ہی کم ہوں گی۔

مرسلہ: شکیل احمد طاہر۔ قادیان

طلوع وغروب آفتاب

18/ جنوری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:41	18:01
مدینہ منورہ	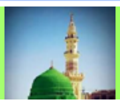	05:46	17:57
قادیان		06:03	17:49
ربوہ		05:43	17:29
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:29	16:29

فقہی کارنر

حبس دم

(حضرت مسیح موعودؑ سے) سوال ہوا: حبس دم کیا ہے؟

جواب: ’’یہ بھی ہندو جوگیوں کا مسئلہ ہے۔ اسلام میں اس کی کوئی اصل موجود نہیں ہے۔‘‘

(الحکم 31/ اکتوبر 1901ء صفحہ 2)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ)